السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگرایک شخص کی نماز ظہر قضاء ہوجاتی ہے،اوروہ عصر کی جماعت پالیتا ہے،اب کیاوہ امام کے پیچھے نماز ظہر کی نیت کرے گا یا نماز عصر کی۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جمہور اہل علم کے مسلک کے مطابق نمازوں کی قضاء میں ترتیب واجب ہے.

امام ابن قدامہ رحمہ اللہ "المغنی" میں لکھتے ہیں :

''يجب الترتيب في قضاء الفوائت''

فوت شدہ نمازوں کی قضاء میں ترتیب واجب ہے

امام احمد نے کئی ایک جگہ پر یہی بیان کیا ہے اور نخعی، زھری، ربیعہ، یحیی انصاری، امام مالک، لیث، اور امام ابو حنیفہ اور اسحاق رحمہم اللہ جمیعا سے بھی اسی طرح منقول ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں : ترتیب واجب نہیں ہے؛ کیونکہ فرض فوت شدہ ہے، چنانچہ اس میں ترتیب واجب نہیں، جس طرح روزے میں واجب نہیں ہیں چاہے کتنی بھی زیادہ ہوں، امام احمد نے بھی یہی بیان کیا ہے

اور امام مالک اور ابو حنیفہ رحمہما اللہ کہتے ہیں :

ایک دن اور رات کی نمازوں سے زیادہ میں ترتیب واجب نہیں؛ کیونکہ اس سے زیادہ میں ترتیب کا معتبر ہونا اس کے لیے مشقت ہے، اور یہ تکرار میں داخل ہونے کا باعث ہے، چنانچہ روزوں کی قضاء میں عدم ترتیب کی طرح ساقط ہوجائیگی۔ دیکھیں : المغنی لابن قدامہ المقدسی (352/1).

چنانچہ اس سے حاصل یہ ہوا کہ احناف، مالکیہ، حنابلہ میں سے جمہور اہل علم کے ہاں ترتیب واجب ہے، لیکن اتنا ہے کہ مالکی اور احناف کے ہاں ایک دن اور رات سے زیادہ ہونے کی صورت میں ترتیب واجب نہیں

ترتیب کی صورت یہ ہوگی کہ جس طرح معروف نماز ادا کی جاتی ہے اسی طرح قضاء بھی ادا کی جائیگی، چنانچہ مثلا جس کی ظہر، عصر کی نماز رہ گئی تو وہ پہلے ظہر اور پھر عصر کی نماز ادا کرے گا لیکن بھولنے اور جہالت کی بنا پر ترتیب ساقط ہوجائیگی، اور اسی طرح موجودہ نماز کا وقت نکل جانے اور جماعت رہ جانے کا خدشہ ہو تو پہلے حاضر نماز ادا ہوگی اور پھر فوت شدہ، راجح یہی ہے اس لیے جس کی دو نمازیں رہ گئی ہوں مثلا ظہر اور عصر اور اس نے بھول کر پہلے عصر کی نماز ادا کرلی یا ترتیب کے وجوب سے جاہل ہونے کی بنا پر تو اس کی نماز صحیح ہوگی اور اگر یہ خدشہ ہو کہ قضاء والی نماز ادا کرنے سے موجودہ عصر کی نماز کا اختیاری وقت نکل جائیگا تو وہ عصر کی نماز پہلے ادا کرے، اور پھر اپنی فوت شدہ کی قضاء کرے اور اسی طرح اگر وہ مسجد میں داخل ہو تو کیا وہ جماعت کے ساتھ موجودہ اور حاضر نماز ادا کرے یا کہ فوت شدہ نماز کی قضاء کرے؟

امام احمد ایک روایت میں کہتے ہیں اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے بھی اسے اختیار کیا ہے کہ جماعت رہ جانے کے خوف سے ترتیب ساقط ہوجاتی ہے

لیکن اس حالت میں انسان کو فوت شدہ نماز کی ادائیگی کی نیت سے جماعت کے ساتھ مل جانا چاہیے، جیسا کہ اگر کسی کی ظہر کی نماز رہتی ہو اور وہ مسجد میں آئے تو عصر کی جماعت ہو رہی ہو تو وہ جماعت کے ساتھ ظہر کی نماز کی نیت سے نماز ادا کرسکتا ہے، اور امام کی نیت سے مقتدی کی نیت مختلف ہونا کوئی ضرر اور نقصان نہیں دے گا، پھر بعد میں وہ عصر کی نماز ادا کرلے۔ دیکھیں : الشرح الممتع (2/138-144).

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1